

سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء

تصنیف لطیف :-

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا



ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

سُبُلُ الْأَصْفِيَاءِ فِي حُكْمِ الذَّبْحِ لِلْأَوْلِيَاءِ^{۱۲}

(اولیاء اللہ کے لئے ذبح کرنے میں اصفیاء کے طریقے)

www.alhazrat.org
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ ۱۲۵ در رد فتویٰ بعض معاصرین ۲۵ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ
از لشکر گویا رڈاک دربار بچواب سوال مولوی نور الدین صاحب اوائل ذیقعدہ ۱۴۱۵ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت میں کہ زید نے ایک بچہ امیاں کا اور عمرو نے ایک گائے
چل تن کی اور مرغ مار کا پالا، اور پال کر ان کو بکیر ذبح کیا یا کر ایسا اس کا کھانا مسلمانوں کو عند الشرع جائز ہے
یا نہیں؟ بیٹنوا توجہوا۔

الجواب

حامداً لله ومصلياً ومسلماً على جيبك يا الله! تيرے لئے حمد کرنے والا اور تیرے حبیب
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے والا
اور ان کی آل پر، حق و صواب کی رہنمائی فرما
والصواب۔

اسے میرے رب! (ت)

اقول وبالله التوفيق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) حق اس مسئلہ
میں ہے کہ ملت و حرمت و بچہ میں حال و قول و نیت و ذبح کا اعتبار ہے نہ کہ مالک کا، مثلاً مسلمان

جانور کوئی جو کسی ذبح کرے تو حرام ہو گیا اگرچہ مالک مسلم تھا، اور جو کسی کا جانور مسلمان ذبح کرے تو حلال اگرچہ مالک مشرک تھا، یا ذیہ کا جانور عمرہ ذبح کرے اور قصداً تکبیر نہ کہے حرام ہو گیا، اگرچہ مالک برابر کھڑا سو بار بسم اللہ اللہ اکبر کہتا رہے، اور ذابح تکبیر سے ذبح کرے تو حلال اگرچہ مالک ایک بار بھی نہ کہے۔ ذابح کلمہ گو نے غیر خدا کی عبادت و تعظیم مخصوص کی نیت سے ذبح کیا تو حرام ہو گیا اگرچہ مالک کی نیت خاص اللہ عز و جل کے لئے ذبح کی تھی۔

یونہی ذابح نے خاص اللہ عز و جل کے لئے ذبح کیا تو حلال اگرچہ مالک کی نیت کسی کے واسطے تھی۔ تمام صورتوں میں مال ذابح کا اعتبار ماننا اور اس شکل خاص میں انکار کرنا محض حکم باطل ہے جس پر شرع مطہر سے اصلاً دلیل نہیں، ولہذا فقہائے کرام خاص اس جزئیہ کی تصریح فرماتے ہیں کہ مثلاً جو کسی نے اپنے آتشکدہ یا مشرک نے اپنے بتوں کے لئے مسلمان سے بکری ذبح کرائی اور اس سے تکبیر کہہ کر ذبح کا حلال ہے، کھائی ہے، اگرچہ یہ بات مسلم کے حق میں مکروہ۔ فتاویٰ عالمگیری و فتاویٰ تاتاریغانیہ و جامع الفتاویٰ میں ہے،

مسلم ذبح شاة المجوسی لبیت نارہم او
یا کسی اور کا فر کی اس کے معبودوں کیلئے ذبح کی تو
بکری کھائی جائے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے نام سے
ذبح کی ہے، اور یہ عمل مسلمان کو مکروہ ہے۔ (ت)

پھر مسلمان ذابح کی نیت بھی وقت ذبح کی معتبر ہے، اس سے قبل و بعد کا اعتبار نہیں، ذبح سے ایک آن پہلے تک خاص اللہ عز و جل کے لئے نیت تھی، ذبح کرتے وقت غیر خدا کے لئے اس کی جان دی، ذبیح حرام ہو گیا، وہ پہلی نیت کچھ فسخ نہ دے گی، یونہی اگر ذبح سے پہلے غیر خدا کے لئے ارادہ تھا ذبح کے وقت اس سے تائب ہو کر مرنی تبارک و تعالیٰ کے لئے اراقب دم کی تو حلال ہو گیا، یہاں وہ پہلی نیت کچھ نقصان نہ دے گی۔ رد المحتار میں ہے،

اعلم ان البدن علی القصد عند ابتداء الذبحة
معلوم ہونا چاہئے کہ ذبح کی ابتداء میں قصد کا اعتبار ہے۔ (ت)

غرض ہر عامل جانتا ہے کہ تمام افعال میں اصل نیت مقارنہ ہے، نماز سے پہلے خدا کے لئے نیت تھی تکبیر
 کئے وقت دکھاوے کے لئے پڑھی، قطعاً تکبیر ہوا، اور نماز قابل قبول، اور اگر دکھاوے کے لئے اٹھا تھا
 نیت باندھتے وقت تک یہی قصد تھا، جب نیت باندھتی قصد خاص رب جل و علا کے لئے کر لیا تو بلاشبہ وہ نماز
 پاک و صاف و صلح قبول ہوگئی، تو ذبح سے پہلے کی شہرت، پکارا کچے اعتبار نہیں، نہ نافع نفع دے نہ مضر ضرر، ضرر
 جبکہ پکارنے والا خیر ذابح ہو کہ اسے تو اس باب میں کچھ دخل ہی نہیں،

كما قد علمت وهذا كله ظاهر جداً لا يصلح ان يتناطح فيه قرناء وجنات۔
 جیسا کہ معلوم ہے اور یہ تمام ظاہر ہے اس میں یا نکل
 غن نش نہیں کہ اس میں بحث کی جائے (ت)

پھر اضافت معنی عبادت میں منحصر نہیں کہ خواہی خواہی مدار کے مرغ یا چمک تن کی گائے کے معنی ٹھہرائے جائیں
 کہ وہ مرغ دکھاو جس سے ان حضرات کی عبادت کی جائے گی، جس کی جان ان کے لئے دی جائیگی، اضافت
 کو ادنی علاقہ کافی ہوتا ہے، ظہر کی نماز، جنازہ کی نماز، مسافر کی نماز، امام کی نماز، مقتدی کی نماز، بیمار
 کی نماز، پیر کا روزہ، اونٹوں کی زکوٰۃ، کعبہ کا حج، جب ان اضافتوں سے نماز وغیرہ میں کفر و شرک و حرمت و رکنا
 نام کو بھی کراہت نہیں آتی، تو حضرت مدار کے مرغ، حضرت احمد کبر کی گائے، غلام کی بکری کئے سے یہ خدا کے
 حلال کئے ہوئے یا فوریوں جیسے جی مردار اور سور ہو گئے کہ اب کسی صورت حلال نہیں ہو سکتے، یہ شہرہ مطہر پر
 سخت جرات ہے۔ خود حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان احب الصيام الى الله تعالى صياحه داؤد
 واحب الصلوة الى الله عز وجل صلوة
 داؤد۔ رواه الاثمة احمد والسنن عن عبد الله
 بن عمر رضي الله تعالى عنهما الا الترمذی فضلاً
 فضل الصيام وحده۔
 بیشک سب روزوں میں پیارے اللہ تعالیٰ کو
 داؤد کے روزے ہیں اور سب نمازوں میں پیاری
 داؤد کی نماز ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (اس کو
 ائمہ صحاح ستہ اور امام احمد نے عبد اللہ بن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے لیکن
 امام ترمذی کی روایت میں صرف روزوں کی فضیلت کا ذکر ہے)

علماء فرماتے ہیں مستحب نمازوں میں صلوٰۃ الراہرین یعنی ماں باپ کی نماز ہے،

في رد المحتار عن الشيخ اسمعيل عن شرح
 شرعة الاسلام من السند و بيات صلوٰۃ التوبه
 في صحيح البخاري كتاب التوبه باب ما عند السحر
 في صحيح مسلم كتاب الصيام باب النهي عن صوم الدهر
 رد المحتار میں شیخ اسمعیل سے بحوالہ شرح شرع الاسلام
 منقول ہے کہ مستحب نمازوں میں صلوٰۃ التوبہ
 قیدی کتب خانہ کراچی ۱۵۲/۱ و ۲۸۶
 ۳۶۷/۱

و صلوة الوالدین علیہ

اور صلوة الوالدین ہے (ت)

سبحان اللہ! واؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز، واؤد (علیہ السلام) کے روزے، ماں باپ کی نماز کہنا صواب، پڑھنا ثواب، اور جانور کی اضافت وہ سخت آفت کہ قاتلین کفار، جانور مردار، کیا ذبح نماز روزے سے بڑھ کر عبادت خدا ہے یا اس میں شرک حرام ان میں روا ہے۔
خود اضافت ذبح کا فرق سنتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لعن اللہ من ذبح لنفسه۔ رواة مسلم والنسائی عن امیر المؤمنین علی و نحوه احمد عن ابن عباس عن عنی اللہ تعالیٰ عنهم۔
خدا کی لعنت ہے اس پر جو غیر خدا کے لئے ذبح کرے (اس کو مسلم اور نسائی نے امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کی مثل امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ ت)

دوسری حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من ذبح لضعیف ذبیحة کانت فداء من النار۔ رواة المحاکم فی تاسیخہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
جو اپنے مہمان کے لئے جانور ذبح کرے وہ ذبیحہ اس کا ضیہ ہو جائے آتش دوزخ سے۔ (اس کے امام حاکم نے اپنی تاریخ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

تو معلوم ہوا کہ ذبیحہ میں غیر خدا کی نیت اور اس کی طرف نسبت مطلقاً کفر کیا حرام بھی نہیں، بلکہ موجب ثواب ہے، تو ایک حکم عام کفر و حرام کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔

ولہذا علما فرماتے ہیں، مطلقاً نیت غیر کو موجب حرمت جاننے والا سخت جاہل اور قرآن و حدیث و عقل کا مخالف ہے، آخر قصاص کی نیت تحصیل فبیع دنیا اور ذبائح شادی کا مقصود برات کو کھانا دینا ہے، نیت غیر تو یہ بھی ہوئی، کیا یہ سب ذبیحہ حرام ہو جائیں گے۔ یہ بھی مہمان کے واسطے ذبح کرنا درست و بجا ہے کہ مہمان کا اکرام میں اکرام خدا ہے۔ درمختار میں ہے،

- ۱/۲۶۲ ملہ ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ باب الترتیل والتواقل دار احیاء التراث العربی بیروت
۲/۱۶۰ سنن صحیح مسلم کتاب الاضاحی باب تحريم الذبائح لغير الله قدیمی کتب خانہ کراچی
۲/۵۲۶ سنن الترمذی کتاب الاضاحی باب تحريم الذبائح لغير الله دار الکتب العلمیہ بیروت

لَوْ ذَبَحَ الضَّعِيفُ الْكَرَامَ لَإِيحْرَمَ لِأَنَّهُ سَنَةُ الْخَلِيلِ وَ
اَلْكَرَامُ الضَّعِيفُ اَلْكَرَامُ اَللّٰهُ تَعَالٰی ۛ

جس نے مہمان کی نیت سے ذبح کیا تو حرام نہیں کیونکہ
یہ خلیل علیہ السلام کی سنت اور مہمان کا اکرام ہے،
اور مہمان کا اکرام اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے (ت)

رد المحتار میں ہے،

قَالَ الْبَزَازِيُّ وَمَنْ ظَنَّ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِأَنَّهُ ذَبَحَ
لَا كَرَامَ ابْنِ آدَمَ فَيَكُونُ أَهْلُ بَيْتِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ
تَعَالَى فَقَدْ خَالَفَ الْقُرْآنَ وَالْحَدِيثَ وَ
الْعَقْلَ فَإِنَّهُ لَا رَيْبَ أَنَّ الْقَصَابَ يَذْبَحُ
لِلرَّبِّ وَنَوَظَرْنَا أَنَّهُ نَجَسٌ لَا يَذْبَحُ لِمَنْزِلِهِ
هَذَا الْجَاهِلُ إِنَّ لَا يَأْكُلُ مَا ذَبَحَ الْقَصَابُ
وَمَا ذَبَحَ لِلْوَلَدِ وَالْأُمِّ اسْمُ الْعَقِيقَةِ ۛ

بزازی نے کہا اور جس نے گمان کیا کہ وہ اس نے مٹا
نہیں کہ اس میں بنی آدم کا اکرام ہے تو یہ غیر اللہ
کے نام سے ذبح ہوا تو اس نے قرآن و حدیث اور
عقل کے خلاف بات کی، کیونکہ بلاشبہ قصاب اپنے
نفع کے لئے ذبح کرتا ہے اگر اسے معلوم ہو کہ یہ نجس
ہے تو وہ ذبح نہ کرے، تو ایسے جاہل کو چاہئے
کہ وہ قصاب کے ذبح کردہ کو نہ کھائے اور ولید اور
شادی اور عقیقہ کے لئے ذبح کردہ کو بھی نہ کھائے۔

دیکھو علماء کرام صراحتاً ارشاد فرماتے ہیں کہ مطلقاً نیت و نسبت غیر کو موجب حرمت جانتا اور ضا اہل
بیت علیہم السلام میں داخل ماننا نہ صرف جہالت بلکہ جنون و دیوانگی اور شرع و عقل دونوں سے بیگانگی ہے،
جب نفع دنیا کی نیت عمل نہ ہوئی تو قاتل اور ایصال ثواب میں کیا زہر مل گیا، اور اکرام مہمان میں اکرام خدا مٹا
تو اکرام اولیاء بدرجہ اولیٰ۔

ہاں اگر کوئی جاہل اجمل یہ نسبت و اضافت بقصد عبادت غیر ہی کرتا ہے تو اس کے کفر میں شک
نہیں، پھر بھی اگر ذابح اس نیت سے بری ہے تو جانور مکالم ہو جائے گا کہ نیت غیر اس پر اثر نہیں لگتی،
کما حقنہ انفا (جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا ہے۔ ت)

مگر جب کہ حدیث و فقہاء دلائل قاطعہ سے ثابت کر چکے کہ اضافت معنی عبادت ہی میں منحصر نہیں، تو
صرف اس بنا پر حکم کفر محض جہالت و جرات و حرام قطعی اور مسلمانوں پر ناسخ بدگمانی ہے، تم سے کسی نے
کہہ دیا کہ وہ آدمیوں کا جانور کہنے سے عبادت آدمیان کا ارادہ کرتے اور انہیں اپنا معبود و خدا بنانا چاہتے ہیں

اللہ عزوجل فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ
إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ أَثْمٌ يُّلَىٰ
اور فرماتا ہے :

وَلَا تَقْعَبُوا مَالِيكَ لَعَلَّ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ
وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عِندَ مُسَوِّدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاتے ہیں :

إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ
مَرْوَاهُ الْأَنْثَةُ مَالِكٌ وَالشَّيْخَانُ وَابْنُ دَاوُدَ
وَالْتَوْصَلِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ
گمان سے بچ کر گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات
ہے (اسی کو امام مالک، شیخین، ابوداؤد اور
ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کیا ہے۔ ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
أَفَلَا شَقَقْتُ مِنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالُهَا أَهْلًا
مَرْوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ إِسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَىٰ عَنْهُ
تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ دل کے
عقیدے پر اطلاع پاتا (اسی کو امام مسلم نے
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کیا ہے۔ ت)

امام عارف باللہ سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :
اتَّيْنِي شَأْنُ الظَّنِّ الْخَبِيثِ عَنِ الْقَلْبِ الْخَبِيثِ
برگمانی خبیث دل سے ہی پیدا ہوتی ہے ،

لے القرآن الکریم ۱۲/۴۹

لے ۳۶/۱۰

۳۸۲/۱ صحیح البخاری کتاب الوصایا باب قول عزوجل من بعد صیۃ قدیمی کتب خانہ کراچی

۳۱۶/۲ صحیح مسلم کتاب البر باب تحريم الظن الخ " " "

۶۸/۱ " " " کتاب الایمان باب تحريم قتل الکافر الخ " " "

۶/۴ شہ الحدیث النذیۃ شرح الطریقۃ الحمیدیۃ الخلق الرابع والعشرون مکتبہ نور بدینہ فیصل آباد

فقہ سیدی عبد الغنی النابلسی فی شہدہ ۳ (اس کو سیدی عبد الغنی نابلسی نے شرح طریقہ محمدیہ
الطریقۃ المحمدیۃ۔ میں نقل کیا ہے۔ ت)

ولہذا فیہ وذخیرہ وشرع وپہانیر ودر مختار و غیرہ میں ارشاد فرمایا :
انا لانیسئ الظن بالنسلا انہ یتقرب الحب
الأدبی بہذا النحرولہ
رد المحتار میں ہے :

ای علی وجہ العبادۃ لانه الکفر و هذا
بعید من حال المسلمین
یعنی اس تقرب سے تقرب پر وجہ عبادت مراد ہے
کہ اس میں کفر ہے اور اس کا خیال مسلمان کے
حال سے دور ہے۔

بلکہ علماء تو یہاں تک تصریح فرماتے ہیں کہ اگر خود ذابغ خاص وقت ذبغ تکبیر میں یوں کہے بسم اللہ
بنام خدا ہے بنام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ کنا مکروہ تو بیشک ہے مگر کفر کیسا ! جانور حرام بھی
نہ ہوگا ، جبکہ اس لفظ سے اس کی نیت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم محض ہو ، نہ مغاذا
حضور کو رب عزوجل کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔

امام اجل فقیہ النفس قاضی خاں اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں :

رجل ضعی و ذہیہ و قال بسم اللہ بنام خدا ہے بنام
محمد علیہ السلام ، قال الشیخ الامام ابو بکر
ص محمد بن الفضل رحمہ اللہ تعالیٰ انت
اراد الرجل بذکر اسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم بتبجیلہ و تعظیمہ جاز ولا باس وان اراد بہ
الشركة مع اللہ تعالیٰ لا تحل الذبیحة بح
کسی نے بنام خدا بنام محمد علیہ السلام قربانی کیا
ذبح کیا ، شیخ امام ابو بکر محمد بن فضل رحمہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ، اگر اس شخص نے حضور علیہ الصلوۃ
والسلام کے نام سے صرت تعظیم و تجلیل مراد لی تو
جائز ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنایا تو
ذبیحہ حلال نہ ہوگا۔ (ت)

بلکہ اس سے بھی زائد خاص صورت عطف میں مثلاً ”بنام خدا و بنام فلاں“ جس سے صاف معنی

۲۳۰/۲	طبع مجتہبائی دہلی	کتاب الذیابغ	لہ در مختار
۱۹۷/۵	دار احیاء التراث العربی بیروت	”	لہ رد المحتار
۷۵۰/۴	نکشدہ کھنڈو	نصل فی الاشغال بالاضحیۃ	لہ فتاویٰ قاضی خاں کتاب الاضحیۃ

شرکت ظاہر ہے اگرچہ مذہب صحیح حرمیت جانور ہے، مگر حکم کفر نہیں دیتے کہ وہ امر باطنی ہے، کیا معلوم کہ اس کی نیت کیا ہے۔ در مختار میں ہے:

ان عطفت حرمت نحو باسم الله واسم فلان۔ اگر اللہ تعالیٰ کے نام پر دوسرے نام کا عطفت کیا تو حرام ہے، مثلاً باسم اللہ واسم فلان۔ (د)

رد المحتار میں ہے:

هو الصحيح وقال ابن سلة لا تصير ميتة لانها لو صارت ميتة يصير الرجل كافرا، خاتية، قلت تشتم الملازمة بان الكفر اسر باطنی والمحکوبه صعب فيفرق كذا في شرح المقدسی، شربلا لية۔ وہی صحیح ہے اور ابن سلعہ نے فرمایا مرد وارث ہوگا کیونکہ اگر مرد وارث کہیں گے تو ذبح کرنے والے کو کافر قرار دینا ہوگا، خاتیہ۔ میں کہتا ہوں یہ طائر مرعوض ہے کیونکہ کفر باطنی امر ہے اور اس کا حکم دشوار ہے تو فرق کرنا ضروری ہے، شرع مقدسی میں اسی طرح ہے، شربلا لية۔ (د)

اللہ اکبر! خود ذابح خاص تکبر ذبح میں نام خدا کے ساتھ نام غیر ذکر پکار سے اور کافر نہ ہو، جب تک معنی شرک کا ارادہ نہ کرے بلکہ صرف عطف بنام خدا بنام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور اس نام پاک کے لینے سے ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہی چاہے، حضور کی عظمت ہی کے لئے خاص وقت ذبح بنام خدا کے ساتھ بنام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زبان میں اس قدر حرمت و کراہت بھی نہیں مگر پیش از ذبح اگر کسی نے یوں پکارنا کہ فلاں کا بکا، فلاں کی گائے تو پکارنے والا مشرک اور اس کے ساتھ یہ لفظ مزے سے نکلتے ہی جانور کی بھی لایا پٹ ہو کر فوراً بکری سے کتا، گائے سے سور، اگرچہ وہ منادی غیر ذابح ہو، اگرچہ ابھی نہ وقت ذبح نہ دم تکبیر، معاذ اللہ۔ وہ لفظ کیستے جادو کے انچھرتے کہ چھرتے ہی جانور کی مابیت بدل گئی، ایسے زبردستی کے احکام شرع مطہر سے بالکل بیگانہ ہیں۔

بڑی دلیل ان کے قصہ عبادت غیر و معنی شرک پر یہ پیش کی جاتی ہے کہ ”اس ذبح کے بدلے گوشت خرید کر تصدق کرنا ان کے نزدیک کافی نہیں ہوتا، تو معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب مقصود نہیں بلکہ خاص ذبح غیر و شرک صریح مراد ہے، اگرچہ وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ ہمارا مطلب صرف ایصالِ ثواب ہی ہے۔“

اقول اس سے صرف اتنا ثابت ہوا کہ خاص ذبح مراد ہے، ذبح غیر کہاں سے نکلا، کیا ثواب ذبح کوئی چیز نہیں، یا گوشت دینے میں وہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ حناہ میں ہے،

التضحية فيها افضل من الصدق يشمت
الاخصية لان فيها جماعين التقرب باراقة
الدم والصدق والجمع بين القربيتين
الفضل اتم ملخصاً۔
اس صورت میں قربانی کرنا اس کی قیمت کے مقابلے میں افضل ہے کیونکہ قربانی میں دونوں قربتیں حاصل ہوتی ہیں خون بہاؤ اور صدقہ بھی، جبکہ دو قربتوں کو جمع کرنا افضل ہے اور ملخصاً (ت)

معہذا احرام ایسی اشیا میں مطلقاً تبدیل پر راضی نہیں ہوتے، مثلاً جو آٹے کی ٹشلی روزانہ اپنے گھر کے خوراک سے نکالتے اور ہر ماہ سے پکا کر حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز دلا کر محتاج کو کھلاتے ہیں، اگر ان سے کہتے کہ یہ آٹا جو جمع ہوا ہے اپنے خوراک میں لائیے اور اس کے عوض اور پکائیے، کبھی نہ مانیں گے، حالانکہ آٹے میں کوئی ذبح کامل نہیں، اور ذبح میں بھی اگر اس جانور کے بدلے دوسرا جانور دیکھے ہرگز نہ مانیں گے، حالانکہ اسے ذبح میں دونوں ایک سے، تو اس کا کافی نہ سمجھنا اسی خیالی تعبیر و تفسیر کی بنا پر ہے، نہ معاذ اللہ اس توہم باطل پر، خصوصاً جبکہ وہ پچاسے صراحت کہ رہے ہیں کہ عاشر اللہ ہم عبادت غیر نہیں چاہتے صرف ایصالِ ثواب مقصود ہے۔

اور اگر انصاف کیجئے تو دربارہ عدم تبدیل ان کا وہ خیال بے اصل بھی نہیں، اگرچہ انھوں نے اس میں تشدد زیادہ سمجھ لیا ہو جن چیزوں پر نسبت قربت کر لی گئی، شرع مطہر میں جو وجہ ان کا بدن پسند نہیں، لایمعا اذا كان النزول الى الناقص كما ههنا وكل ذلك ظاهر جداً (خصوصاً جبکہ اعلیٰ سے اقل کی طرف تنزل ہو جیسا کہ یہاں ہے اور یہ تمام ضایت ظاہر ہے۔ ت)

ولہذا اگر غنی قربانی کے لئے جانور طریقے سے اور اس معین کی نذر نہ ہو تو جانور متعین نہیں ہو جاتا اسے اختیار ہے کہ اس کے بدلے دوسرا جانور قربانی کرے پھر بھی بدن کرہ ہے کہ جب اس پر قربت کی نسبت کرنی تو بلا وجہ تبدیل نہ چاہئے۔ ہدایہ میں ہے،

بالشراء للتضحية لا يمتنع البسيم
قربانی کے لئے خرید بيس کے لئے مانع نہیں (ت)
اسی میں ہے،

دیگر انتہا تبدیل بہا غیر ہالیہ اور اس قربانی کے جانور کو تبدیل کرنا مکروہ ہے (تہ) اسی طرح تبیین الحقائق وغیرہ میں ہے۔

بالجملہ مسلمانوں پر بدگمانی حرام اور حتی الامکان اس کے قول و فعل کو وجہ صحیح پر عمل واجب، اور یہاں ارادۂ قلب پر بے تصریح قائل حکم دگانے کی اصطلاح نہیں، اور حکم بھی کیسا کفر و شرک کا، جس میں اعلیٰ درجہ کی احتیاط فرض، یہاں تک کہ ضعیف سے ضعیف احتمال بجاؤ نکلتا ہو تو اسی پر اعتماد لازم، کا حقیق کل ذلك الاثمة المحققون في تصانيفهم الجلييلة (جیسا کہ ائمہ محققین نے اپنی تصانیف میں اس کی تحقیق فرمائی ہے۔ تہ)

اگر بالفرض بعض کو دل اعتقادی پر بہ ثبوت شرعی ثابت بھی ہو کہ ان کا مقصود معاذ اللہ عبادت غیر ہے تو حکم کفر صریح انہیں پر صحیح ہو گا ان کے سبب حکم عام نکال دینا اور باقی لوگوں کی بھی یہی نیت سمجھ لینا محض باطل۔ قال اللہ تعالیٰ لا تذروا ذنبا ذرأ خسرى (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور کوئی بوجہ اٹھانے والی جان (دوسرے کا بوجہ نہ اٹھانے کی تہ)

پس حق یہ ہے کہ نہ مطلقاً اس نام پکارنے پر حکم شرک صحیح، نہ اس وجہ سے جانور کو مردار مان لینا درست، بلکہ حکم شرک کے لئے قائل کی نیت پر چسب لگے، اگر اقرار کرے کہ اس کی مراد عبادت غیر ہے تو بیشک شرک کہیں گے ورنہ ہرگز نہیں، اور حکم حرمت میں صرف قول و فعل و نیت ذابح خاص وقت ذبح پر مدار رکھیں گے، اگر مالک خواہ غیر مالک کسی کلمہ گو نے معاذ اللہ اسی نیت شرک کے ساتھ ذبح کیا تو بیشک حرام کہ وہ اس نیت سے مرتد ہو گیا اور مرتد کا ذبیحہ نہیں، اور اگر اللہ عزوجل کے لئے جان دی اور قصداً تکبیر ترک نہ کی تو بیشک حلال، اگرچہ اس پر باعث ایصالی قراب یا اکرام ادیاء یا فسخ دنیا وغیرہ مقاصد ہوں، اگرچہ مالک غیر ذابح کی نیت معاذ اللہ وہی عبادت غیر ہو، اگرچہ پیش از ذبح یا غیر ذابح نے وقت ذبح کسی کا نام پکارا ہو، مالک سے وہ نیت ناپاک ثابت ہونا بھی ذابح پر کچھ موثر نہیں، جب تک مرد اس سے بھی اسی نیت پر جان دینا ثابت نہ ہو کہ جب اس سے وہ نیت ثابت نہیں، اور مسلمان اپنے رب عزوجل کا نام لے کر ذبح کر رہا ہے تو اس پر بدگمانی حرام و نادر اس ہے، اور ہم تراشیہ پر مسلمان کو معاذ اللہ مرتکب کفر سمجھنا حلال خدا کو حرام کہہ دینا، نام الہی عزوجل جو وقت تکبیر لیا گیا باطل و بے اثر ٹھہرانا ہرگز وجہ صحت نہیں رکھتا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وما لکم ان لا تأکلوا مما ذکرا اسمہ تمیں کیا ہو کہ نہ کھاؤ اس جانور سے جس کے

سۃ الہدایۃ کتاب الاضیۃ مطبع یوسفی لکھنؤ ۴۲۹/۴

سۃ القرآن الکریم ۱۶۴/۶

اللہ علیہ السلام

ذبح میں اللہ کا نام یاد کیا گیا۔

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں ،

انما کلفنا بالظاہر لا بالباطن فاذا ذبحہ علی
اسم اللہ وجب ان یحبل ، ولا یبیل لنا الی
ابا طلیح

یعنی ہمیں شرع مطہر نے ظاہر پر عمل کا حکم فرمایا ہے
باطن کی تکلیف نہ دی ، جب اس نے اللہ عزوجل
کا نام پاک نے کر ذبح کیا جانور مکمل ہو جانا واجب
ہو اگر دل کا ارادہ جان لیو کی طرف نہیں کوئی راہ نہیں۔

یہ چند تفسیر و حلیل فائدہ حفظ کے قابل ہیں کہ بہت ابنائے زمان ان میں سخت غلط کرتے ہیں ،
وباللہ العصمة والتوفیق وبہ الوصول الی التحقیق (حفاظت و توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے
اور اس کی مدد سے تحقیق تک رسائی ہے۔) واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علیہ جل مجدہ اتم واحکم۔

سہ القرآن الکریم ۱۱۹/۹

سہ مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیت ۱۷۳/۲ المطبعة البیتة المصرية مصر ۲۲/۵